اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ٭ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل
لاہور - پاکستان
یوم :- چہارشنبہ
فی پرچہ ۱/-

شرح چندہ
سالانہ ۲۲ روپے
ششماہی ۱۱ "
سہ ماہی ۶ "
ماہوار ۲/۱ "

جلد ۳	۱۹ صلح ۱۳۲۸ ہش	۱۸ ربیع الاوّل ۱۳۶۸ھ	۱۹ جنوری ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۸ ماہ صلح سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت بوجہ پاؤں کی درد کے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

لندن مسجد کے نائب امام کے اعزاز میں دعوت

لندن ۱۸ جنوری۔ کل لندن کی مسجد میں اس کے نائب امام مسٹر ظہور احمد باجوہ کے اعزاز میں دعوت دی گئی کافی لوگوں نے شرکت کی۔ مسٹر باجوہ کراچی واپس جا رہے ہیں۔ لندن مسجد کے امام ایم۔ اے باجوہ مسٹر عثمان سٹطون اور مسٹر فرید احمد کلگین نے ایڈریس پیش کئے۔ ان تمام لوگوں نے مسٹر ظہور احمد سے درخواست کی۔ وہ برطانوی باشندوں کی طرف سے پاکستان کے لوگوں کو دوستی کا پیغام پہنچا دیں۔ اپنے نائب کی تعریف کرتے ہوئے امام مسجد نے یہ امید ظاہر کی کہ مولانا ظہور احمد کو اس بات سے بالکل تکلیف محسوس نہ ہو گی جبکہ وہ قادیان جائیں گے۔ کیونکہ قادیان ابھی تک کئی میل دور ہندوستانی علاقے میں واقع ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کے کشیدہ تعلقات خوش قسمتی سے اب کسی حد تک بہتر ہو گئے ہیں۔

نائب امام نے جواب دیتے ہوئے کہا کہ جو لوگ مادہ پرستی کے مخالف ہیں۔ ان میں روحانی اتحاد کی بہت زیادہ ضرورت ہے تاکہ اس کی بڑھتی ہوئی لہر کو روکا جا سکے (اسٹار)

مغربی پنجاب میں راشن کے ذریعہ میدے کی فراہمی

لاہور ۱۸ جنوری۔ حکومت مغربی پنجاب نے کینیڈا کا میدا درآمد کرنیکا انتظام کیا ہے چنانچہ میدے کو بھی راشن شدہ جنس قرار دے دیا گیا ہے۔ اب راشن بندی کے علاقوں میں راشن کارڈ رکھنے والا ہر شخص اپنے حصہ کی اجناس خوراک میدا کی شکل میں حاصل کر سکے گا۔ گندم۔ گندم کے آٹے اور چاول کی موجودہ مقدار فی الحال بدستور جاری رہے گی۔ اداروں وغیرہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ وہ اپنے راشن کا تین چوتھائی میدے کی صورت میں حاصل کر سکتے ہیں۔ چنانچہ وہ گندم یا گندم کے آٹے کا صرف ایک چوتھائی راشن لے سکیں گے۔ ڈبل روٹی اور مٹھائی وغیرہ بنانے کے سلسلے میں میدے کے استعمال پر حکومت کی طرف سے جو پابندی آجکل عائد ہے۔ کینیڈا کے مذکورہ میدے پر اس کا اطلاق نہیں ہوگا۔

مسٹر ابراہیم کی تقریر

لاہور ۱۸ جنوری۔ آج پراونشل سول مسلم لیگ لاہور کے زیر اہتمام انڈونیشیا کے مسئلے پر تقریر کرتے ہوئے پاکستان میں انڈونیشی نمائندے مسٹر ابراہیم نے کہا ــــــــ ہماری جدوجہد آزادی میں جس قدر دلچسپی اور ولندیزوں کے جارحانہ اقدامات کے خلاف جس قدر اظہار ناراضی کیا ہے وہ اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستان کو انڈونیشی عوام سے محبت ہے اور اس محبت و توجہ کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے کہ انڈونیشیا کے مسئلے پر منعقد ہونے والی ایشیائی کانفرنس میں حصہ لینے کے لئے اس نے اپنے اس سیاستدان کو چنا ہے جو بین الاقوامی سیاست میں اعلیٰ ترین دسترس اور عبور رکھتا ہے۔ مسٹر ابراہیم نے تقریر کے شروع میں ۱۹۴۵ء سے لیکر جون ۱۹۴۸ء تک ولندیزی حکومت کی ان تمام معاہدہ شکنیوں کا ذکر کیا جن کے آخر میں اپنے مظالم کو انتہا تک پہنچانے کیلئے دسمبر میں انہوں نے پیراشوٹ فوجوں کے ذریعے انڈونیشی جمہوریہ کے دارالحکومت جوگ جکارتا پر قبضہ کیا اور حکومت کے صدر۔ وزیر اعظم اور دیگر ارکان کابینہ کو گرفتار کر لیا۔ انڈونیشیا میں فوجی مبصر اور سلامتی کونسل کی متحدہ مساعی جمیلہ کی کمیٹی کی رپورٹ ان کی حرکات کی بین شاہد ہے۔ آپ نے کہا۔ یہ جو اعلان کیا جا رہا ہے کہ ہم اب صرف دہشت پسندوں کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں کا مقصد صرف انڈونیشی فوجوں پر تسلط جمانا ہے۔ کیونکہ انڈونیشی حکومت نے پچھلے دنوں گوریلا جنگ لڑنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اور وہ انہی گوریلاؤں کی جنگ آزادی کو دہشت پسندی قرار دیکر موت کے گھاٹ اتارنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ مسٹر ابراہیم نے کہا دہلی میں منعقد ہونے والی ایشیائی کانفرنس یقیناً انڈونیشی مسئلے کا کلیتہً فیصلہ نہ کر سکیگی۔ اور میں یہ تسلیم کرتا ہوں کہ واقعی صرف ریزولیوشن اور تقریریں اس گتھی کو سلجھا نہیں سکتیں۔ لیکن اس کے ساتھ ہی میں یہ ضرور کہوں گا کہ جہاں اس کانفرنس میں ہمیں دوسری ایشیائی قوموں کے وسیع خیالات اور مشوروں سے مستفید ہونے کا موقع ملیگا۔ وہاں دُنیا پر یہ بھی ظاہر ہو جائے گا کہ ولندیزی حکومت کے اس نازیبا اقدام کی ایشیائی قوموں کی طرف سے کس قدر مذمت ہوئی ہے اور اس میں کیا شک ہے کہ ایشیائی تاریخ میں یہ سب سے پہلا موقع ہو گا کہ سب قومیں ملکر ایک استعماری قوت کے خلاف احتجاج کریں کہ اس نے ایشیا میں رہنے والی ایک دوسری قوم کے خلاف جارحانہ اقدام کیا ہے۔ آپ کے بعد مغربی پنجاب مسلم لیگ کے سابق صدر میاں افتخار الدین نے اس مسئلے پر ایک مختصر سی تقریر کی لاہور لاء کالج ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ وزیر خارجہ پاکستان چند وجوہ کی بنا پر نہ پہنچنے کی وجہ سے جلسے کی صدارت سول مسلم لیگ کے صدر سردار ظفر اللہ خاں نے کی (نامہ نگار خصوصی)

٭ گفتگو کرنے کے بعد عراق کے نمائندہ ڈاکٹر فاضل الجمالی مشن مصر ختم ہو گیا۔ اخبار مذکور لکھتا ہے کہ جمالی آج شام و لبنان کے لیڈروں سے ملاقات کرنے بیروت جا رہے ہیں۔ (اسٹار)

سر جان سارجنٹ تقریر کرینگے

کراچی ۱۸ جنوری۔ لندن کی برطانوی کونسل کے دولت مشترکہ کے محکمہ کے ڈائرکٹر سر جان سارجنٹ ۲۴ جنوری بروز سوموار شام کو ۶ بجکر ۴۵ منٹ پر سمرسیٹ ہاؤس میں "زمانہ بعد از جنگ کے ثقافتی تعلقات" کے عنوان سے تقریر کرینگے تقریر کا انتظام پاکستان کی بین الاقوامی معاملات کی انسٹی ٹیوٹ نے کیا ہے (اسٹار)

ایشیائی نوجوانوں کی کنونشن

کراچی ۱۸ جنوری۔ تمام ایشیائی ملکوں کے درمیان دوستی کا رشتہ قائم کرنے کے مقصد سے پاکستان فرینڈس یونین نے "ایک ایشیائی نوجوانوں کی کنونشن" ترتیب دینے کا فیصلہ کیا ہے توقع ہے کہ مشرق وسطیٰ۔ جنوب مشرقی ایشیا۔ چین۔ منگولیا۔ اور ہندوستان کے نمائندے اس میں شرکت کریںگے دنیا کے دیگر ممالک کے نمائندوں کو کنونشن میں مبصر کی حیثیت سے شمولیت کی دعوت دی جائے گی۔

اس کنونشن کی تنظیم کے لئے مسٹر مختار احمد آزاد کی زیر صدارت چھ ممبروں کی ایک کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔ (اسٹار)

عرب لیڈروں سے فاضل جمالی کی ملاقات

قاہرہ ۱۸ جنوری۔ اخبار "الاہرام" رقمطراز ہے کہ عرب لیڈروں سے "انتہائی بے تکلفانہ" طور پر٭

ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی
پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا

مجلس مشاورت منعقدہ ۲۶-۲۷ مارچ ۱۹۴۸ء میں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک ضروری ارشاد

قابلِ توجہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان و احباب جماعتہائے احمدیہ

مجلس مشاورت منعقدہ ۲۶-۲۷ مارچ ۱۹۴۸ء میں نظارت علیا کی طرف سے مندرجہ ذیل تجویز بغرض فیصلہ پیش ہوئی تھی۔

"امرا کے فرائض و اختیارات صدر انجمن احمدیہ کے قواعد و ضوابط نمبری ۸۲۱ و ۸۲۱ الف میں مجملاً موجود ہیں۔ لیکن یہ قواعد کافی پرانے ہیں۔ اور ان میں مناسب اصلاح و تفصیل کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے ایک کمیٹی مقرر فرمائی جائے۔ جو موجودہ قواعد و ضوابط میں مناسب اصلاح اور تفاصیل مرتب کرکے پیش کرے۔ یہ کمیٹی کم سے کم ایک پراونشل امیر۔ ایک امیر ضلع ایک امیر مقامی ایک پریذیڈنٹ اور ایک ناظر مرکزی پر مشتمل ہونی چاہیئے۔ کمیٹی اس امر پر بھی غور کرکے رپورٹ کرے۔ کہ امرا مقامی امرا ضلع اور صوبائی امراء کے فرائض و اختیارات کیا ہونے چاہئیں اور ان کا باہمی تعلق کیا ہوگا۔"

اس تجویز کے پیش ہونے پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ

"بجائے اسکے کہ اس رپورٹ پر اس وقت غور کیا جائے۔ میرے نزدیک مناسب یہ ہے کہ اس رپورٹ کو چھپوا کر سب جماعتوں میں تقسیم کر دیا جائے۔ اور انہیں لکھ دیا جائے کہ اس رپورٹ پر غور کرنے کے بعد وہ اپنی رائے سے نظارت علیا کو اطلاع دیں...... اور انفرادی طور پر بھی لوگوں کو دعوت دی جائے۔ کہ اگر وہ اس بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں۔ اس طرح جو تجاویز مختلف جماعتوں اور افراد کی طرف سے جمع ہوں۔ انکو اگلے سال نظارت علیا کی طرف سے مجلس مشاورت میں پیش کیا جائے تاکہ مزید غور کرنے کے بعد اس بارہ میں کوئی آخری فیصلہ کیا جا سکے"

حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں یہ تجویز شائع کی جاتی ہے۔ اور پاکستان کی احمدیہ جماعتوں کے امراء و پریذیڈنٹ صاحبان سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ اس بارہ میں اپنی اپنی تجاویز ۱۵ فروری تک نظارت علیا میں بھجوا دیں۔ اسی طرح احمدی احباب بھی انفرادی طور پر اسی عرصہ کے اندر اندر اپنی تجاویز بھجوا سکتے ہیں۔ ۱۵ فروری کے بعد موصول ہونے والی تجاویز غالباً کسی مشورہ میں نہ آ سکینگی۔

نظارت علیا کی مندرجہ بالا رپورٹ میں جن قواعد کا حوالہ دیا گیا ہے۔ احباب کی سہولت کے لئے ان کو بھی درج ذیل کیا جاتا ہے۔

(۸۲۱) مقامی امیر اور پریذیڈنٹ کے اختیارات میں ایک یہ امتیاز ہوگا۔ کہ مقامی امیر مقامی انجمن کے فیصلہ جات کا ہر حال میں پابند نہیں ہوگا۔ یعنی استثنائی حالات میں سلسلہ کے مفاد کے ماتحت اسے اپنے وجوہات تحریر میں لاکر مقامی انجمن کے فیصلہ کو ردّ کرنے کا اختیار ہوگا۔ لیکن پریذیڈنٹ بہرحال مقامی انجمن کے فیصلہ جات کا پابند ہوگا۔ مگر امیر و پریذیڈنٹ ہر دو مرکزی افسران کی ہدایات کے پابند ہوں گے۔

(۸۲۱ الف) (۱) مقامی امیر کا رتبہ نہ تو محض پریذیڈنٹ انجمن کا رتبہ ہے۔ اور نہ ہی اسے اپنے دائرہ کے اندر خلافت کے حقوق حاصل ہیں۔ اپنے کام کے لحاظ سے مقامی امیر بے شک ایک گونہ خلافت کے فرائض اپنے اندر رکھتا ہے یعنی اس کا یہ فرض ہوگا کہ وہ اپنے حلقہ کے احمدی افراد کی روحانی اخلاقی۔ تبلیغی۔ علمی۔ مالی۔ اقتصادی۔ تمدنی۔ اور جسمانی وغیرہ لحاظ سے پوری پوری نگرانی کرے۔ اور جماعت کے قیام و استحکام اور ترقی و بہبود کی تجاویز سوچ کر ان پر عمل پیرا ہو۔

(۲) مقامی امیر کے لئے ضروری ہوگا۔ کہ تمام اہم امور میں جماعت کے افراد کا مشورہ حاصل کیا کرے۔ اور اسے عموماً کثرت رائے کا احترام کرنا چاہیئے۔ اور چھوٹے چھوٹے اختلافات کی بناء پر کثرت رائے کے خلاف قدم نہیں اٹھانا چاہیئے۔

(۳) مقامی امیر کو چاہیئے کہ مشوروں وغیرہ کے وقت کارروائی کو ایسے رنگ میں چلائے کہ فیصلہ جات حتی الوسع اتفاق رائے سے قرار پائیں۔

(۴) لیکن چونکہ مقامی امیر مقامی جماعت کا آخری ذمہ دار ہوگا۔ اس لئے اسے یہ حق حاصل ہوگا کہ اختلاف رائے کی صورت میں جس وقت کسی بات کو سلسلہ کے مفاد کے مضر یا مخل امن و انتظام سمجھے۔ تو اپنے اختیار سے کثرت رائے کو ردّ کر دے۔

(۵) لیکن ایسی صورت میں مقامی امیر کا یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ ایک باقاعدہ رجسٹر میں جو سلسلہ کی ملکیت تصور ہوگا اپنے اختلاف کی وجوہ ضبط تحریر میں لائے۔ یا اگر ان وجوہ کا اس رجسٹر میں لکھنا سلسلہ کے مفاد کے خلاف سمجھے تو کم از کم یہ نوٹ کرے۔ کہ میں ایسی وجوہ کی بناء پر جن کا اس جگہ ذکر کرنا سلسلہ کے مفاد کے خلاف ہے کثرت رائے کے خلاف فیصلہ کرتا ہوں۔

(۶) لیکن اس مؤخر الذکر صورت میں مقامی امیر کا یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ اپنے اختلاف کی وجوہ تحریر کرکے بصیغہ راز مرکز میں ارسال کرے۔

(۷) مقامی جماعت کے افراد اگر مقامی امیر کے کسی فیصلہ یا حکم یا کارروائی وغیرہ کے خلاف کوئی شکایت رکھتے ہوں تو انہیں حق حاصل ہوگا کہ مرکز میں اپنی اپیل پیش کریں۔ اور مرکز کا فیصلہ مقامی امیر اور مقامی ممبران جماعت کے لئے واجب القبول ہوگا۔

(۸) مقامی امرا کا تقرر میعادی ہوا کرے گا۔ اور میعاد گزرنے کے بعد نیا تقرر ہوگا۔ جس میں وہی پہلا امیر پھر دوبارہ بھی مقرر کیا جا سکے گا۔

(۹) دورانِ میعاد میں بھی امیر مقامی کسی خاص مصلحت کی بناء پر اپنے عہدہ سے علیحدہ کیا جا سکے گا۔ لیکن مقامی جماعت یا افراد کو اپنے مشوروں وغیرہ میں اسکی علیحدگی کے سوال کو اٹھانے کی اجازت نہ ہوگی۔

(۱۰) مقامی امیر کو ایسے حالات میں جبکہ اسے غیر متوقع طور پر اچانک کہیں اپنے مقام سے باہر جانا پڑ جائے۔ اور مرکز سے پیشگی اجازت حاصل نہ کر سکے۔ لیکن وہ اپنی مقامی جماعت کے ساتھ مشورہ کر سکتا ہو۔ تو اسے بمشورہ مقامی جماعت اپنی غیر حاضری کے ایام کے لئے اپنا قائمقام مقرر کرنے کی اجازت ہوگی۔ بشرطیکہ یہ غیر حاضری پندرہ دن سے زائد نہ ہو۔

(۱۱) لیکن اگر اسے ایسے خاص حالات کے ماتحت فوراً اپنے مقام کو چھوڑنا ہو کہ وہ جماعت سے بھی قائمقام امیر کے متعلق مشورہ نہ کر سکتا ہو۔ تو جائز ہوگا کہ وہ اپنی سیکرٹریوں کے مشورہ سے ہی پندرہ دن کے لئے اپنا قائمقام مقرر کر دے۔

(۱۲) ہر دو صورتوں میں امیر کا فرض ہوگا کہ عارضی تقرری کی اطلاع فوراً مرکز میں ارسال کرے۔

(۱۳) مقامی امراء ناظران سلسلہ کے اپنے اپنے حلقہ کار میں ان کی ہدایات کے ماتحت ہوں گے۔ البتہ امیر کو ناظروں کے فیصلہ کے خلاف اپیل کرنے کا حق ہوگا۔

(۱۴) جو امور انتظام جماعت یا فرائض امارت کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ ان میں مقامی جماعت کے افراد کو مقامی امیر کی اطاعت کرنی ضروری ہوگی۔

(۱۵) امراء چونکہ مقامی جماعتوں میں آخری ذمہ دار کارکن ہوں گے۔ اس لئے ان کو اپنے حلقہ میں ایک نیک نمونہ بننے کی کوشش کرنی ضروری ہوگی اور اپنے رویہ کو ایسا ہمدردانہ اور مشفقانہ اور منصفانہ رکھنا ہوگا۔ کہ ان کی حکومت لوگوں کے دلوں میں خود بخود محبت و احترام کے رنگ میں قائم ہو جائے۔ اور اختلافات کی صورت میں وہ کسی پارٹی کے جانبدار نہ سمجھے جائیں۔

(۱۶) اگر کسی امیر صوبائی یا امیر ضلع یا مقامی امیر کو اپنے ماتحت امداد کے لئے نائب امیر کی ضرورت ہو۔ تو پہلے وہ اپنی ضرورت کو واضح کرکے نیابت کے قیام کے لئے خلیفہ وقت سے منظوری حاصل کریں۔ اور یہ منظوری حاصل ہونے کے بعد پھر وہ امیر خود نائب امیر کے لئے مناسب آدمی کا انتخاب کرکے منظوری لیں۔ جماعتی انتخاب کی ضرورت نہیں۔

(۱۷) ایسے عہدہ دار جن کی منظوری مرکز سے وابستہ ہے ان کا ہٹانا بھی مرکز یا کثرت رائے کی سفارش پر مرکز سے وابستہ ہوگا۔ امیر ان کے ہٹانے کے لئے رپورٹ کر سکتا ہے۔ مگر ہٹا نہیں سکتا۔

اظہار خوشنودی

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک فرمائی تھی کہ احباب ربوہ کے لئے دودھ دینے والی بھینسیں وقف کریں۔ چوہدری محمود احمد صاحب دیہاتی مبلغ چونڈہ نے اطلاع دی ہے۔ کہ اس تحریک کے ماتحت چوہدری بشیر احمد صاحب باجوہ سکنہ گھمیانوالی ڈاکخانہ پھلورہ ضلع سیالکوٹ نے ایک بھینس وقف کی ہے۔ حضور نے اس پر اظہار خوشنودی فرمایا۔ نیز ارشاد فرمایا۔ کہ اور احباب بھی جو توفیق رکھتے ہوں۔ ربوہ کے لئے دودھ دینے والی بھینسیں وقف کریں۔ اور اگر کوئی صاحب وقف کرنے کی طاقت نہیں رکھتے۔ مگر بھینسیں زیادہ پال رکھی ہیں۔ تو مناسب قیمت پر دے سکتے ہیں۔

انچارج دفتر بیعت رتن باغ لاہور

روزنامہ
الفضل
۱۹ر جنوری ۱۹۴۹ء

قرآن کریم حیّ و قیوم خدا کا کلام ہے

انبیاء علیہم السلام کی بعثت کی غرض صرف یہی نہیں ہوتی۔ کہ وہ دنیا میں ہدایت لاتے ہیں۔ یا پہلی بھیجی ہوئی ہدایت پر دنیا سے عمل کرانے کی جدوجہد کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی تعلیم کی تجدید کرتے ہیں۔ ان کی بعثت کی ایک بڑی غرض یہ بھی ہوتی ہے۔ کہ اس سے اللہ تعالےٰ کی ہستی کا براہ راست ثبوت ملتا ہے۔ مذہب کی روح یا مذہب کا نقطہ مرکزی اللہ تعالےٰ کی ہستی پر ایمان ہے۔ وہ تمام مذاہب جن میں ایک خالق کائنات اور رب العالمین کا تصور موجود نہیں درحقیقت مذہب نہیں کہلا سکتے۔ ان مذاہب کو جن میں انسان اپنا جذبہ عبودیت کائنات کے مظاہر کے سامنے پیش کرتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ ناتمام اور غیر مکمل مذہب کہا جا سکتا ہے۔ حقیقی مذہب وہی ہے جس میں اللہ تعالےٰ کی ہستی کا پورا پورا تصور دلایا گیا ہو۔ اور نہ صرف تصور ہی دلایا گیا ہو بلکہ جو خدا تعالےٰ کو زندہ خدا محسوس کرا سکے۔

اسلام کو ہم مکمل مذہب محض اسی لئے نہیں مانتے۔ کہ اس میں زندگی کے بہترین اصول بتلائے گئے ہیں۔ ایسے اصول کہ جن پر ہم عمل کر کے اپنا مقصد حیات حاصل کر سکتے ہیں۔ بلکہ اسلام کو ایک مکمل مذہب ماننے کی ایک بڑی وجہ یہ بھی ہے۔ کہ اسلام کی الکتاب قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ کی ہستی کا جو تصور دلایا گیا ہے۔ وہ نہائت واضح اور نہائت ارفع و اعلےٰ ہے۔ قرآن کریم کے حرف حرف میں جو چیز بجلی کی طرح چمکتی ہوئی نظر آتی ہے۔ وہ اللہ تعالےٰ کی صفات کا وہ نہائت موزوں اور فصیح و بلیغ بیان ہے۔ جو اس میں کیا گیا ہے۔ لیکن قرآن کریم کے یہ بیانات جو اللہ تعالےٰ کے اوصاف میں قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں۔ اس وقت تک ہمارے دل پر پورا اثر نہیں کر سکتے جب تک ہمارا رسالت پر ایمان پختہ نہ ہو۔ یعنی جب تک ہم اس بات پر ایمان نہ لائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے ایک منتخب بندے سے کلام کیا ہے اور اسکے ذریعہ ہم سے خطاب کیا ہے۔ اس وقت تک اللہ تعالےٰ پر بھی ہمارا محکم یقین نہیں ہو سکتا۔ ایک شاعر یا ایک ادیب جس کو زبان پر تصرف ہوتا ہے نہائت موزوں الفاظ میں اللہ تعالےٰ کے وجود اور اسکی صفات کا ذکر کر سکتا ہے۔ لیکن چونکہ ایک شاعر اور ایک ادیب کو خدا تعالےٰ سے ہمکلامی کا دعوےٰ نہیں ہوتا۔ اور چونکہ ہم اسکے بہترین بیان کو محض اس کی اپنی ایجاد سمجھتے ہیں۔ اور حقیقت میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ کے زندہ خدا ہونے کا تصور ہمارے ذہنوں پر ایک شاعر یا ادیب کے کلام سے ویسا نہیں بیٹھ سکتا۔ جیسا کہ اس بیان سے جو ایک خدا کے فرستادہ سے ہم سنتے ہیں۔ اور جس کو وہ خدا کا فرستادہ خود اللہ تعالےٰ کا کلام کہتا ہے۔ اور حقیقت میں بھی ویسا ہی ہوتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں جہاں جہاں اپنی پر ایمان لانے کی تاکید فرمائی ہے ساتھ ہی اپنے رسولوں پر بھی ایمان لانے کی تاکید کی ہے۔ تؤمنون باللہ و رسولہ یعنی اللہ تعالےٰ اور اللہ تعالےٰ کے رسول پر ایمان لاؤ۔ قرآن کریم میں یہ بات بار بار دہرائی گئی ہے۔ اور ایک مومن کے ایمان کی صفات جہاں جہاں بھی بیان ہوئی ہیں ایمان باللہ کے ساتھ ساتھ ایمان بالرسالت کی بھی تاکید آئی ہے۔ چنانچہ اسلام کا کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بھی اسی بات پر دلالت کرتا ہے۔

دنیا میں بڑے بڑے دانا لوگ ہوئے ہیں۔ اور انہوں نے بڑی بڑی پُرحکمت باتیں کہی ہیں۔ لیکن ان پُرحکمت باتوں کو خواہ وہ کتنی ہی پُرحکمت کیوں نہ ہوں۔ خواہ وہ انسانی عقل کے ترازو میں کتنی ہی وزندار کیوں نہ سمجھی جائیں۔ ہم ان باتوں کو ایسا نہیں سمجھتے۔ کہ جن کی حکمت پر یقین کرنا ایمان کہلا سکتا ہے۔ صحیح مذہبی نقطہ نظر کے رو سے ایمان اس یقین سے بہت بلند چیز ہے۔ جو محض عقل کے معیار کے مطابق کسی دانا کے پُرحکمت اقوال پر ہوتا ہے۔ خواہ وہ یقین کتنا ہی پختہ کیوں نہ ہو کسی صداقت کے ثبوت کے لئے عقلی دلائل خواہ کتنے ہی محکم کیوں نہ ہوں۔ ان دلائل کی بناء پر جو یقین اس صداقت کا ہمارے دلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ وہ اس ایمان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جو اس صداقت کو حواس سے محسوس کر کے پیدا ہو سکتا ہے۔ مثلاً اگر ہم کو عقلی دلائل سے یقین دلایا جائے کہ گنے کا رس میٹھا ہوتا ہے۔ تو ممکن ہے کہ دلائل سے ہم قائل ہو جائیں۔ لیکن اس یقین کا وہ درجہ نہیں ہو سکتا۔ جو اس وقت پیدا ہوتا ہے جب ہم گنے کے رس کو زبان پر ڈال کر اس کی مٹھاس کو خود محسوس کرتے ہیں۔ اگر غور کیا جائے۔ تو دلائل پر مبنی یقین کو اس احساس پر مبنی یقین کے ساتھ کوئی نسبت ہی نہیں۔ دونوں میں زمین آسمان کا فرق ہے۔

بے شک بعض دانا انسانوں نے دنیا کی پُرحکمت باتوں پر غور کر کے ایک قادر مطلق ہستی کا یقین پیدا کیا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ کی ہستی کے ثبوت کے لئے سلسلہ کائنات کے قیام اور جن اصولوں پر وہ چل رہا ہے اس کی حکمتوں کو پیش کیا ہے۔ لیکن اس دلیل سے زیادہ سے زیادہ یہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ اس پُرحکمت سلسلہ کو بنانے والی کوئی قادر مطلق ہستی ضرور ہونی چاہیئے جیسا کہ ہم نے اوپر وضاحت کی ہے۔ یہ ایمان کا ایک ادنےٰ درجہ ہے۔ اور ایسا یقین صحیح مذہبی نقطۂ نظر سے ایمان نہیں کہلا سکتا۔ صحیح مذہب اس یقین سے بہت پختہ یقین کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور وہ یقین اسی وقت پیدا ہو سکتا ہے جب ہم اس قادر مطلق ہستی کو خود محسوس کریں۔ یا کم سے کم ہمارے پاس ایسی یقینی شہادت ہو کہ دنیا میں ایسے انسان ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اللہ تعالےٰ سے کلام کیا ہے۔ اور اس کی ہستی کو محسوس کیا ہے۔ جس سے یہ یقین ہو کہ ان راستوں پر چل کر جو ایسے لوگ بتاتے ہیں ہر ایک انسان اس قادر مطلق ہستی سے کلام کر سکتا ہے۔ یا اس کی ہستی کو محسوس کر سکتا ہے۔

جیسا کہ ہم نے شروع میں عرض کیا ہے سلسلہ رسالت قائم کرنے سے اللہ تعالےٰ کا مقصد صرف یہی نہیں ہے۔ کہ وہ ایسی ہدایت ہم کو ارسال کرے جو ہمیں صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کرنے کے لئے ضروری ہو۔ بلکہ اس سے اس کا یہ بھی مقصد ہے کہ وہ ایسے انسان دنیا میں پیدا کرے۔ جن کو ہمکلامی کا شرف بخشے۔ جو اپنے محسوسات کی بناء پر اس بات کی شہادت دیں۔ کہ ایک قادر مطلق ہستی واقعی موجود ہے۔ اور انسان کی نجات کے لئے صرف اپنی عقل سے اتنا ہی یقین پیدا کر لینا کہ کوئی قادر مطلق ہستی ہونی چاہیئے۔ جس نے یہ پُرحکمت کائنات بنائی ہے کافی نہیں ہے۔ بلکہ اس قادر مطلق ہستی پر وہ پختہ ترین ایمان پیدا کرنا ضروری ہے۔ جو صرف اسی وقت پیدا ہو سکتا ہے۔ جب اس قادر مطلق ہستی کو اسی طرح محسوس کیا جائے۔ جس طرح کسی چیز کو دیکھ کر یا چکھ کر یا سن کر یا چھو کر ہم محسوس کرتے ہیں۔ صحیح مذہب جس ایمان کا تقاضہ کرتا ہے۔ وہ ایسا ہی ایمان ہے۔

اگر ہم نے اس بات کو سمجھ لیا ہے۔ تو اس کا صاف نتیجہ یہی ہے۔ کہ جو لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے فرستادہ صرف نئی شریعت ہی دنیا میں لاتے ہیں۔ اور شریعت لانے کے سوائے ان کے آنے کی اور کوئی غرض نہیں ہے وہ سخت مغالطہ میں ہیں۔ شریعت کی حکمتوں کا یقین بھی اسی وقت پختہ ہو سکتا ہے۔ اور تقویت ایمان کے لحاظ سے اس کا فائدہ انسانوں کو اس وقت پہنچ سکتا ہے۔ جب یہ یقین کامل ہو کہ شریعت اللہ تعالےٰ کی طرف سے ہے۔ اور یہ بات اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی۔ جب تک یہ نہ یقین ہو جائے کہ اللہ تعالےٰ اپنے بندوں سے کلام کرتا ہے۔ اور یہ یقین نہیں ہو سکتا۔ جب تک بار بار ایسے انسان نہ پیدا ہوتے رہیں جن سے اللہ تعالےٰ ہمکلام ہوتا ہو۔

آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ آج فلسفہ کے زیر اثر بعض مسلمان علماء بھی قرآن کریم کو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اپنے دل کی آواز خیال کرنے لگے ہیں۔ اور اسکو آپ کی ہی نیک فطرت کی گہرائیوں کی پیداوار سمجھتے ہیں۔ باوجودیکہ یہ لوگ ہم یقین کرتے ہیں کہ قرآن کریم کو ایک نہائت پُرحکمت کلام سمجھتے ہیں۔ لیکن ان کی یہ توجیہہ یقیناً اللہ تعالےٰ کی ہستی کے اس ایک ہی یقینی ثبوت کو جس کی وضاحت ہم نے اوپر کی ہے۔ مشکوک بنا دیتی ہے۔ جو حقیقی اسلامی ایمان کی بنیاد ہے۔ اور قرآن کریم کو بھی اسی طرح کا ایک کلام بنا دیتی ہے۔ جس طرح کا دنیا کے دوسرے عقلمندوں اور حکیموں کا کلام ہوتا ہے۔ حالانکہ قرآن کریم کی صحیح قدر و قیمت صرف ان پُرحکمت باتوں کی وجہ سے قائم نہیں ہوتی۔ جو اس میں بیان کی گئی ہیں۔ بلکہ اس ایمان سے قائم ہوتی ہے۔ کہ یہ کلام کسی انسان کے دل کی گہرائیوں سے نہیں نکلا۔ بلکہ یہ فی الواقعہ اللہ تعالےٰ کا کلام ہے۔ جو اس نے اپنے بندے پر نازل فرمایا ہے۔

یہ غلط توجیہہ اس لئے ممکن ہوئی ہے کہ ان علماء کا یہ اعتقاد نہیں رہا۔ کہ اللہ تعالےٰ کسی بندے سے کلام کرتا ہے۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ پہلے بھی دنیا کی کئی بار ایسی حالت ہو چکی ہے۔ کہ جب عقلمند لوگوں کو اللہ تعالےٰ کے کسی بشر سے ہمکلام ہونے پر اعتقاد یا تو بالکل جاتا رہا ہے۔ اور یا اتنا کمزور ہو گیا ہے کہ اس کا کوئی صحیح تصور ان کے ذہنوں میں باقی نہیں رہا۔ یہ ایک خطرناک مرض ہے۔ اور اللہ تعالےٰ اس مرض کے علاج کے لئے ہمیشہ اپنا کوئی بندہ پیدا کرتا رہا ہے۔ جس سے وہ ہمکلام ہوتا ہے تاکہ وہ اپنے زندہ خدا ہونے کا وہ بہترین ثبوت دے۔ جو حقیقی اسلامی ایمان کی بنیاد ہے۔

سوال ہے کہ آج جبکہ خود مسلمانوں میں ایسے لوگ پیدا ہو رہے ہیں۔ جو قرآن کریم کی توجیہہ اس مادی اور فلسفیانہ نقطۂ نظر سے کرتے ہیں۔ کیا اس بات کی ضرورت نہیں تھی کہ آج بھی اللہ تعالےٰ کوئی ایسا انسان پیدا کرے۔ جسکو اس سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہو اور جو ان لوگوں کو جو قرآن کریم کو خدا کے کلام کے درجہ سے گرانے اور اسکو محض ایک انسان کے دل کی آواز تصور کرنے لگے ہیں متنبہ کرے اور ثابت کرے کہ قرآن کریم واقعی حیّ و قیوم خدا کا کلام ہے۔

احمدیت کا نفوذ اور اس کی چند مثالیں

از مکرم ملک سیف الرحمن صاحب فاضل واقف زندگی

(۲)

(۴) بہاولپور کی کونسل میں وزراء کے سامنے جامعہ عباسیہ کے شیخ الجامعہ نے یہ ثابت کرنے کے لئے پیش ہونا تھا۔ کہ مرزائی کافر ہیں۔ یہ بہاولپور کے مشہور مقدمہ کی ابتداء ہو رہی تھی۔ بیان کی تیاری میں اساتذہ کے علاوہ بعض طلباء بھی مدد دے رہے تھے۔ اور حضرت صاحب کی مختلف کتابوں سے اعتراضات جمع کرنیکی کوشش کی جا رہی تھی۔ انہیں طلباء میں مولوی رحمت اللہ نامی ایک طالب علم تھے۔ جو اچھا ادبی مذاق رکھتے تھے۔ اس وقت ان کے سامنے خطبہ الہامیہ یا اعجاز المسیح اس وقت نام یاد نہیں بہرحال حضرت صاحب کی عربی کتابوں میں سے کوئی کتاب تھی۔ جسے وہ پڑھ رہے تھے۔ اچانک انہوں نے ایک ادبی چٹخارا لیا۔ اور بے اختیار ان کے منہ سے نکلا۔ یار! مرزا صاحب کی عربی عبارت کے بعض حصے تو ایسے غضب کے شاندار ہوتے ہیں۔ کہ انسان پھڑک جاتا ہے۔ جس طرح اس طالب علم کے منہ سے یہ فقرہ بے اختیار نکل گیا تھا۔ اسی طرح ایک پاس بیٹھے ہوئے دوست کے مونہہ سے بھی بے اختیار ہو کر یہ فقرہ نکلا۔ ہت تیرے کی! کیا مرزا کی باتیں تجھ پر بھی اثر کر رہی ہیں؟ لیکن میرے دل میں یہ سوال پھر چکر لگانے لگا۔ کیا اس مقدس فضاء میں کسی کی اچھی بات کی داد دینا بھی گناہ ہے

(۵) لاہور حلقہ نیلا گنبد میں ہم نے ایک انجمن بنائی ہوئی تھی۔ جس کا نام انجمن سیف الاسلام تھا۔ اس انجمن کا کام یہ تھا کہ حلقہ نیلا گنبد کی جماعت احمدیہ اگر کوئی جلسہ اس علاقہ میں منعقد کرے تو اسے درہم برہم کیا جاوے۔ اور مجلس احرار کی مالی اعانت کے لئے اس علاقہ سے چندہ جمع کر کے بھجوایا جائے۔ ایک دن مجلس کے دفتر میں ایک آدمی آیا کہ پرانی انارکلی میں ایک مرزائی ایک درزی کو تبلیغ کرنے آتا ہے۔ اس کا بندوبست کیا جاوے۔ جب ہم درزی کی دکان پر پہنچے۔ تو وہاں ایک شخص کو باتیں کرنے میں مصروف پایا۔ معلوم ہوا کہ یہی صاحب مرزائی ہیں اور ان کا نام ملک صلاح الدین ہے یہ یہاں ایم اے میں پڑھتے ہیں۔ پہلے تو ہم ان پر برسے کہ وہ ایک انجان شخص کو ورغلانے کی کیوں جرأت کر رہے ہیں۔ لیکن جب دوسری طرف سے نرمی اور لطافت کا برتاؤ دیکھا تو ہم بھی نرم ہو گئے۔ آخر ایک لمبی گفتگو کے بعد یہ طے پایا۔ کہ کل عصر کے وقت یونیورسٹی گراؤنڈ میں تبادلۂ خیالات کے لئے اکٹھے ہوں گے۔ دوسرے دن ہماری طرف سے کوئی دس بارہ ۱۲ آدمی جمع تھے اور ملک صاحب کے ساتھ قریباً سارا احمدیہ ہوسٹل یونیورسٹی گراؤنڈ میں جمع ہو گیا تھا۔ تھوڑی ہی دیر تبادلۂ خیالات ہوا اسکے بعد ہمارے ایک ایک آدمی کو تین تین چار چار احمدیوں نے گھیر لیا۔ ان میں ایک تبلیغ کا جوش تھا۔ جو اُمنڈا چلا آ رہا تھا۔ ملک صاحب تعارف کرانے میں ہمہ تن مصروف تھے۔ یہ ہمارے حضرت صاحب کے لڑکے ہیں۔ ان کا نام ناصر احمد ہے اور بی اے میں پڑھتے ہیں۔ یہ ملک عبدالرحمن صاحب خادم ہیں اور لاء کالج میں پڑھ رہے ہیں یہ گورنمنٹ کالج کے سٹوڈنٹ ہیں اور وہ دوست فلاں کالج میں پڑھ رہے ہیں۔ کوئی ہمیں کہتا کہ آپ ہمارے ہوسٹل میں ضرور تشریف لایئے کسی کی طرف سے یہ پیشکش ہوئی کہ اگر کسی کتاب کی ضرورت ہو تو اس کے مہیا کرنے میں ہم بڑی خوشی محسوس کریں گے۔ غرض بڑی مشکل سے ہم اس گھیرے میں سے باہر نکلے ایک استعجاب تھا جو میرے دل و دماغ پر چھایا جا رہا تھا آخر یہ مادیت اور دہریت کی فضاء میں تعلیم پانیوالے اپنے مذہب کے اتنے شیدائی کیوں ہیں۔ کیا دہریت ان کے دماغ پر اثر انداز نہیں ہوتی۔ تبلیغ کا یہ شوق ان میں کیسے پیدا ہو گیا۔ اسی قسم کے سینکڑوں سوالات تھے جو رہ رہ کر میرے ذوق جستجو کو بڑھا رہے تھے۔ رات بھر ان خیالات سے پریشان رہا۔ نیند اچاٹ ہو گئی۔ لیکن یہ معمہ پھر بھی سمجھ میں نہ آیا۔ کہ آخر ایسا کیوں ہے۔

(۶) یہ ۱۹۳۷ء کی بات ہے۔ خاکسار احرار کانفرنس میں شامل ہونے کی نیت سے قادیان آیا ہوا تھا۔ آریہ اسکول میں ہمارا قیام تھا۔ شہر میں آنے کی اجازت نہ تھی۔ لیکن مولوی عنایت اللہ صاحب جو کسی زمانہ میں قادیان کی احراری مجلس کے امیر کہلاتے تھے میرے ہموطن اور واقف تھے ان سے ملنے کے بہانے میں شہر میں چلا آیا۔ اس تنگ گلی میں سے جو ریتی چھلہ سے احمدیہ بازار کو جاتی ہے میں گذر رہا تھا کہ راستہ میں مجھے ایک سرخ ریش بزرگ ملے۔ مجھے ایسا معلوم ہوا۔ جیسے وہ مجھ سے کوئی بات کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے پہل کرتے ہوئے ان سے پوچھا۔ یہ "مرزائیوں کے" دفاتر کہاں ہیں۔ کیا ان کے دیکھنے کی کوئی صورت نکل سکتی ہے۔ جیسے وہ پہلے سے ہی اسکے لئے تیار تھے۔ جھٹ کہنے لگے۔ اگر آپ چاہتے ہیں۔ تو میں آپ کے ساتھ چلتا ہوں۔ اور سب جگہیں دکھلائے دیتا ہوں یہ کہتے ہوئے وہ میرے ساتھ ہو لئے۔ مختلف دفاتر بہشتی مقبرہ جامعہ احمدیہ ہائی سکول غرض تمام اہم مقامات کی انہوں نے مجھے سیر کرائی۔ آخر میں تھک گیا۔ لیکن ابھی اس بزرگ کا شوق رفاقت اسی طرح تازہ دم تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ میں اور جگہیں بھی دیکھوں لیکن میں نے معذوری کا اظہار کیا اور ان سے رخصت ہو کر آریہ اسکول کی طرف چلدیا۔ راستہ میں میں یہ سوچتا جا رہا تھا کہ نامعلوم یہ شخص اپنے کتنے ضروری کام چھوڑ کر آیا ہو گا۔ لیکن جب اس نے دیکھا کہ تبلیغ کا موقعہ ملتا ہے تو وہ سب کچھ بھول گیا اور باوجود اس قدر بڑھاپے کے اتنی دیر میرے ساتھ پھرتا رہا۔ یہ جذبہ اس میں کیونکر آیا۔ کس چیز نے اسکو آمادہ کیا کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنا اس کی زندگی کا بنیادی اصول ہے۔

میں نے یہ چند واقعات اسلئے دوہرائے ہیں۔ تاکہ میں بتاؤں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعت کے افراد میں جذبۂ تبلیغ کو کیسی قابل رشک صورت میں اجاگر کیا۔ اور دنیا سے اسلام کو اس بھولے ہوئے سبق کی افادیت کو ایسے روحانی انداز میں روشناس کرایا۔ کہ آپ کی جماعت آیۂ قرآنی ومن حیث خرجتم فولوا وجوھکم شطرہٗ کی زندہ تفسیر بن گئی۔

(۷) پھر سب سے بڑھ کر آپ کا کارنامہ جس کی نظیر آج کل کی مذہبی دنیا میں ڈھونڈے سے نہیں ملتی۔ ایسی مذہبی جماعت کا قیام ہے جسکا نظام خلافت صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا زمانہ آنکھوں کے سامنے لا کھڑا کرتا ہے۔ ایک مؤید من اللہ آواز۔ ایک صداقت شعار صدا ایک ہدایت یافتہ ندا ہے۔ جس کے پیچھے ساری جماعت دوڑی چلی جا رہی ہے اور اسے خوشی ہے۔ کہ کامیابی کی طرف اس کا قدم بڑھ رہا ہے۔ اس کا آج اسکے کل سے زیادہ شاندار ہے۔ اسے ماضی پر بھی فخر ہے۔ لیکن اس کا مستقبل اس سے بھی بڑھکر قابل صد فخر ہے۔ اور ایسا ہونا ضروری بھی ہے۔ کیونکہ جو جماعت ذکر صالح عبادت الٰہی۔ مالی قربانی اخلاق فاضلہ۔ تبلیغ اور نظام خلافت سے گہری عقیدت کی صفات اپنے اندر رکھتی ہے۔ وہ ایک زندہ جماعت ہے۔ اور جب تک وہ ان صفات میں ممتاز ہے اس وقت تک اس کی موت کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

صادق کے مقابلہ میں کاذب مدعیوں کا انجام

(فرمودہ ۱۵۔ فروری ۱۹۰۳ء)

"میں اگر صادق نہیں ہوں۔ تو دوسرے مدعی کا نشان بتاؤ؟ اور اس کا ثبوت دیکھو۔ بات یہ ہے۔ کہ افتراء اور کذب کی عمر نہیں ہوا کرتی یہ جلد فنا ہو جاتے ہیں مفتری کے ہلاک کرنے کے لئے خارجی قوت اور زور کی حاجت ہی نہیں ہوتی۔ خود ان کا افتراء ان کو ہلاک کر دیتا ہے۔ اور مفتری کے مقابل میں کبھی جوش نہیں ہوتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابل جس قدر جوش ہوا۔ کیا کوئی بتا سکتا ہے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کے مقابل بھی ہوا تھا۔ صادق کے مقابل اس کے لئے جوش ہوتا ہے۔ کہ شیطان سمجھتا ہے کہ اب مجھے ہلاک کیا جائے گا۔ اور وہ اس سے ناراض ہوتا ہے۔ اسلئے جہاں تک ممکن ہو وہ ان کی مخالفت میں زور لگاتا ہے اور یہ جوش پھیل جاتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقت میں بھی بہت سے آدمیوں نے دعوے کئے تھے مگر اب ان کا کوئی نام بھی نہیں لے سکتا۔ اسی طرح ہوتا رہا ہے کہ صادق کے مقابل میں بعض کاذب مدعی بھی ہوتے رہے ہیں۔ مگر کسی مقابلہ کے لئے اس قدر جوش نہیں دکھایا گیا۔ جو صادق کے لئے دکھایا جاتا ہے وہ مفتری کا تو شیطان کے منشاء کے موافق ہوتا ہے۔ اس لئے وہ اس کے خلاف جنگ کرنی نہیں چاہتا۔ اور صادق اس کے سینہ پر پتھر ہوتا ہے۔ اس کو تباہ کرنے کے لئے زور لگاتا ہے۔ مگر آخر خود ہی شیطان اس جنگ میں ہلاک کیا جاتا ہے۔

(الحکم ۲۸۔ فروری ۱۹۰۳ء)

شکریہ

عزیزہ عابدہ خانم بنت حضرت ابو الہاشم خاں چودھری صاحب کی علالت پر احباب کی طرف سے جو ہمدردی کے خطوط آئے اور خیر خواہوں نے دلی درد سے دعائیں کیں اس کے لئے عزیزہ کی والدہ اور عاجز دو قسم احباب کرام کا بہت مشکور ہے۔ عزیزہ کو اب خدا تعالیٰ کے فضل سے بالکل آرام ہے صرف کمزوری ہے۔ جو ایسی علالت کے بعد ہو جاتی ہے۔

(حضرت مفتی محمد صادق صاحب معرفت پوسٹماسٹر چنیوٹ)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر کو لکھیں ورنہ تعمیل ہونی مشکل ہے۔ (مینیجر)

کیا مسیحیت عالمگیر ہے

۳

از شیخ عبد الخالق صاحب معلم الوقفین ربوہ

یسوع مسیح کے زمانہ سے بہت پہلے یہود کے فرقہ فریسی کے علماء کا دستور و معمول تھا کہ ہیکل میں بیٹھ کر نماز یعنی قربانی کے اوقات سے قبل تورات صحف الانبیاء کا درس دیا کرتے تھے۔ علاوہ تواریخ یہود کے اناجیل سے بھی اس کا پتہ چلتا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ "مسیح کے موقع پر یسوع مسیح تو اس کے ماں باپ نے علماء کی مجلس میں سوال و جواب کرتے پایا۔ لوقا ۲/۴۶-۴۷

اناجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ یہودی علمائے معززین میں سے ثلاثہ اشخاص نے یسوع کے ساتھ رابطہ عقیدت قائم کیا تھا مگر زبردست فریسی (لوقا ۱۴/۱۷) ہونے کی وجہ سے علانیہ اقرار نہ کر سکے۔ ان میں سے نیکودیمس (یوحنا ۳/۱ و ۳۹/۱۹) اور یوسف آرمتیہ (یوحنا ۳۸/۱۹) تو کچھ ظاہر طور پر بھی معروف ہو چکے تھے۔ مگر گملی ایل نامی نے فاضل فریسی جو شریعت کا معلم اور سب لوگوں میں معزز تھا (اعمال ۳۴/۵) بہت خفیہ طریق سے یسوع مسیح کے ساتھ تعلق رکھتا تھا۔ چنانچہ اعمال کا مصنف لوقا ۵ میں بیان کرتا ہے کہ کس فقیہانہ طریق سے اس نے مسیحیوں کی امداد کر کے ان کو سزا و ظلم سے نجات دلوائی۔ اور کس طرح استثنا ۱۸/۲۰-۲۲ کی نہایت لطیف تعبیر کی کہ جھوٹے مدعی نبوت کا سلسلہ خود بخود تباہ ہو جاتا ہے اور کبھی پھلتا پھولتا نہیں۔ اور کہ اس وجہ سے یسوع مسیح سے پہلے دو مدعی تباہ ہو چکے ہیں۔ اعمال ۵/۳۴ تا آخر

اس شخص گملی ایل کے شاگردوں میں ایک شاگرد ساؤل نامی ایک قابل جوشیلا نوجوان تھا۔ اعمال ۲۲/۳ یہ طالب علم یہودی بنیامینی فرقہ کا فلپیون ۳/۵ کلکیہ کے شہر ترسیس کا رہنے والا تھا۔ چنانچہ فلپیون ۳/۵ میں کہتا ہے۔ "میں مختون ہوں۔ اسرائیل کی قوم اور بنیامین کے فرقے سے ہوں۔ عبرانیوں کا عبرانی شریعت کے اعتبار سے فریسی جوش کے اعتبار سے کلیسیا کا ستانے والا۔

جیسا کہ اعمال ۲۲/۳ میں ساؤل کہتا ہے کہ "گملی ایل کے قدموں میں اسی شہر میں (یروشلم) میری تربیت ہوئی ہے" اور "اپنے بزرگوں کی روایتوں میں نہایت سرگرم تھا۔ گلتیوں ۱/۱۴۔ احادیث یہود کا بڑا ماہر اور عالم تھا۔

جب یسوع مسیح نے آکر مسیحیت کا دعویٰ کیا۔ یوحنا ۱/۲۶ اور اس امر کو واضح کیا کہ ایلیا (جو مر گیا ہے) نہیں آئے گا۔ بلکہ ایلیا جو آنے والا تھا یہی یوحنا ہے متی ۱۱/۱۴ اور عام یہود کے اس عقیدہ کے خلاف جو وہ رکھتے تھے کہ موعود مسیح آئے گا۔ اور وہ مزور شمشیر غیر اقوام کو تباہ کر کے سلطنت یہود کو دے کر خدا کی بادشاہت قائم کرے گا۔ یسوع مسیح نے آکر صاف طور پر یہودیوں کو بتلا دیا کہ اس طرح خدا کی بادشاہت نہیں آئے گی۔ چنانچہ لوقا میں ہے "جب فریسیوں نے اس سے پوچھا کہ خدا کی بادشاہت کب آئے گی تو اس نے جواب میں ان سے کہا کہ خدا کی بادشاہی ظاہری طور پر نہ آئے گی اور لوگ یہ نہ کہیں گے کہ دیکھو یہاں ہے یا وہاں، کیونکہ دیکھو خدا کی بادشاہی تمہارے درمیان ہے۔ لوقا ۱۷/۲۰ تو یہود کے علماء بالخصوص فریسی فرقہ کے عوام و علماء بہت گھبرائے کہ کیا ہمارا عقیدہ ایسا لغو تھا اور کہ سوائے دردِ سر کے ہمیں اور کچھ نہ ملے گا۔ اور یہ عجیب یسوع خدا کا مسیح ہے۔ اسی وجہ سے یہ لوگ مسیح کے جانی دشمن ہو گئے۔ ساؤل ترسیسی چونکہ علم روایات (احادیث) کا بڑا عالم تھا اور جوشیلا تھا۔ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر مسیحیت کے درپے استیصال ہوا۔ چنانچہ اسی دھن میں یہ مگن تھا۔ کہ پہلی بار اس کا نام اعمال میں ہم لکھا پاتے ہیں کہ "اور ساؤل اس کے قتل پر راضی تھا۔ (اعمال ۸/۱) اور کہ ساؤل کلیسیا کو اس طرح تباہ کرتا تھا کہ گھر گھر گھس کر اور مردوں اور عورتوں کو گھسیٹ کر قید کراتا تھا۔

(اعمال ۸/۳)

اس ایذا دہی کی دھن میں ساؤل نے یروشلم کے سردار کاہن سے دمشق کے عبادت خانوں کے لئے یہ حکم نامہ حاصل کیا کہ مسیحیوں کو باندھ کر یروشلم میں لائے" (اعمال ۹/۱-۲) یہ اسی دھن میں سفر کر رہا تھا کہ دمشق کے قریب اس پر ایک کشف طاری ہوا۔ اس کشف کے متعلق ساؤل کے اپنے الفاظ میں ذیل کے مقامات پر ذکر ہے۔ اعمال ۹/۳ و ۲۲/۶-۷ و ۲۶/۱۴۔ ان ہر سہ حوالہ جات کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خود بیان دینے والے کا بیان اپنے اندر تضاد رکھتا ہے۔ اعمال ۹/۷ کی رو سے "صرف ساؤل زمین پر گر پڑا۔ اور اس کے ساتھی آواز سنتے مگر کسی کو دیکھتے نہ تھے" اور اعمال ۲۲/۹ کی رو سے ساتھیوں نے نور تو دیکھا مگر آواز نہ سنی" اور ۲۶/۱۴ کی رو سے سب ساتھی نور دیکھ کر گر پڑے"۔ اب ایک ایسے شخص کا ایک ہی واقعہ کے متعلق ایسا متضاد اور متناقض بیان جو کلیسیا کا مقبول خود سے ہو اہ نا بتنا جو نتیجہ ظاہر کرتا ہے وہ سب سے زیادہ ظاہر ہے۔ اب اس واقعہ کے بعد ساؤل ترسیسی مقدس پولوس کے نام سے ظاہر ہوا۔ اس کا بپتسمہ حننیاہ نامی ایک دمشقی مسیحی شاگرد کے ہاتھ سے یہوداہ کے گھر میں کچھ سبیدھا دمشق میں ہوا۔ اعمال ۹/۱۰ اور اس کی استقامت کیفا (پطرس) یعقوب و یوحنا کے وسیلہ سے ہوئی۔ گلتی ۲/۹

اب یہ شخص مسیحیت کا مبلغ بلکہ خود نبی بن گیا۔ اس کی تعلیم کی صحت کے متعلق بالحاظ بائیبل ہم پھر بیان کریں گے۔ مگر پہلے اس کے دیگر حالات و کوائف بیان کرنا ضروری ہے۔

جب اس شخص نے منادی مسیحیت کی شروع کی۔ تو چونکہ علم الحدیث یہود کا بڑا ماہر تھا۔ وہ تمام روایات حدیث جو یہود کی کتب میں موعود مسیح کے لئے تھیں۔ اور جن میں آنے والے موعود کے بہت بلند محاسن و فضائل مسطور تھے۔ پولوس یہود کے بالمقابل یسوع پر چسپاں کر کے اس کی صداقت ثابت کرتا تھا۔ اور اگرچہ ایسا مفرد تقریر کرنے والا تو نہ تھا ۲ کرنتھی ۱۱/۶ ونیا تک۔ عالم زبردست اور صاحب قلم تھا۔ یہود اس سے بہت تنگ ہوئے۔ چنانچہ یہود نے اس پر بہت ظلم کئے جیسا کہ وہ خود کہتا ہے۔

"میں سب سے زیادہ مسیح کا خادم ہوں۔ محنتوں میں زیادہ۔ قید میں زیادہ۔ کوڑے کھانے میں حد سے زیادہ بارہا موت کے خطروں میں رہا۔ میں نے یہود سے پانچ بار ایک کم چالیس چالیس کوڑے کھائے۔ تین بار بید لگے۔ ایک بار سنگسار کیا گیا۔" ۲ کرنتھی ۱۱/۲۳

اپنی الہٰی تعلیم کے متعلق اس کا اپنا قول یہ ہے "افسس کی کلیسیا کو لکھتا ہے" چنانچہ میں نے اس کا پہلے مختصر سا حال لکھا۔ جسے پڑھ کر تم معلوم کر سکتے ہو کہ میں مسیح کا وہ بھید کس قدر سمجھتا ہوں جو اور زمانوں میں بنی آدم کو اس طرح معلوم نہ ہوا تھا جس طرح اس کے مقدس رسولوں اور نبیوں پر روح میں اب ظاہر ہو گیا ہے۔ یعنی یہ کہ یسوع مسیح میں غیر قومیں خوشخبری کے وسیلہ سے میراث میں شریک اور بدن میں شامل اور وعدہ میں داخل ہیں"۔ افسیوں ۳/۳-۶ جیسا کہ ناظرین خود پولوس حواری کے الفاظ پڑھ چکے ہیں بالفاظ خود پولوس تسلیم کرتا ہے کہ ازمنہ گزشتہ میں یہ بھید بنی آدم کو معلوم نہ تھا۔ (اور یہود کو تو جن کا موعود تھا بالکل اس کا علم نہ تھا) پولوس کہتا ہے "اسی وعدہ کے پورا ہونے کی امید پر ہمارے بارہ کے بارہ قبیلے دل و جان سے رات دن عبادت کیا کرتے تھے" اعمال ۲۶/۷ اور یہود کی شرافت کے متعلق کہتا ہے۔ "گو ہم پیدائش سے یہودی ہیں۔ اور گنہگار غیر قوموں میں سے نہیں ہیں"۔ گلتیوں ۲/۱۵۔ پس اس امر کو آئندہ نتیجہ کے لئے یاد رکھنا ازبس ضروری ہے کہ غیر اقوام بقول پولوس گنہگار ان کو تبلیغ کرنے کے متعلق پہلے کسی کو علم نہ تھا۔ حضرت مسیح کے حواریوں کو جو علم ہوا۔ اور اب یہ دیکھنا ضروری ہے کہ کس کس حواری کو یہ علم ہوا۔ جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے۔ یہ شخص سب سے پہلے یہود کو تبلیغ کیا کرتا تھا۔ اعمال ۱۳/۴۶ میں یہود کو کہتا ہے۔ کہ چونکہ تم یسوع کو نہیں مانتے حالانکہ پہلے تمہارا حق تھا۔ اس واسطے اب ہم غیر اقوام کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ پھر اس واقعہ کے بعد دوسری مرتبہ جو نوس (؟) یہود کو دوسرے شہر میں کہتا ہے "جب لوگ مخالفت کرنے لگے۔۔۔۔ تو پولوس نے کہا۔ تمہارا خون تمہاری گردن پر۔ میں پاک ہوں۔ اب سے غیر قوموں کے پاس جاؤں گا۔ اعمال ۱۸/۶۔ اسی طرح ایک تیسرے مقام پر کہتا ہے۔ الغرض پولوس نے غیر قوموں کی طرف بقول خود اس لئے رجوع کیا کہ وہ ایمان نہ لائے تھے۔ مرتصحیح طلب ہے کہ جب یسوع مسیح کو یہود نے رد کر دیا تھا تو کیا یسوع مسیح نے بھی کسی جگہ یہود سے یہ خطاب کیا۔ اس جگہ بطور جملہ معترضہ کے یہ بیان کر دینا ازبس ضروری ہے کہ متی باب ۲۱ آیات ۳۳-۴۳ کا جو حوالہ دیا جاتا ہے وہ غلط ہے کیوں۔ اس لئے کہ وہاں ہیکل میں یسوع مسیح اس مجمع میں یہ الفاظ کہتا ہے۔ "کہ خدا کی بادشاہی تم سے لے لی جائے گی۔ آیت ۴۳ میں تو صرف یہود سے بلکہ مسیحی قوم سے بھی یہی کہتا ہے۔ کیا اس مجلس میں یہودی اور عیسائی ہر دو گروہ نہیں بیٹھے ہوئے تھے۔ پس یہ تخصیص کہاں سے پیدا ہوئی۔ سب سامعین کو خطاب کر کے فرمایا۔ خدا کی بادشاہت تم سے لے لی جائے گی اور دوسری قوم کو دی جائے گی جو تاکستان کی محافظ ہو گی۔ اور تاکستان سے جملہ مسیحی فضلاء شریعت مراد لئے ہیں۔ (احسن الافکار رسالہ محمد یہ (؟)) اور مسیحی تو کسی شریعت کے قائل نہیں۔

پس معلوم ہوا کہ پولوس کی طرح یہود کی ایذا دہی سے تنگ ہو کر یسوع مسیح نے ہرگز یہ شیوہ اختیار نہیں کیا۔ پولوس تو وہ ہے جس نے ستفنس (؟) سے شہید ہوتے وقت دعا مانگی کہ یہ گناہ ان کے ذمے نہ لگا (اعمال ۷/۶۰)

اب یہ امر یاد رکھنے کے قابل ہے کہ پولوس کنواری غیر شادی شدہ تھا جیسا کہ وہ خود کہتا ہے اور دیگر حواریوں پر نہایت پردہ کے رنگ میں طعن کرتا ہے کہ "کیا ہم کو یہ اختیار نہیں کہ کسی مسیحی بہن کو بیاہ کر کے لئے پھریں جیسا اور رسول اور خداوند کے بھائی اور کیفا (شمعون پطرس کا عبرانی نام) کرتے ہیں" (۱ کرنتھی ۹/۵)

دوسری جگہ کہتا ہے کہ "میں بے بیاہوں اور بیواؤں کے حق میں یہ کہتا ہوں کہ ان کے لئے ایسا ہی رہنا اچھا ہے جیسا میں ہوں" ۱ کرنتھی ۷/۸ نہایت دانائی سے اپنی فضیلت جتلاتا ہے۔ بلکہ کلیسیا سے اپنے لئے کچھ نہ لیتا تھا ۲ کرنتھی ۱۱/۹ مگر بعض لوگ خود بخود اس کو کچھ دے دیتے تھے۔ ۲ کرنتھی ۱۱/۹

ضروری اعلان (برائے جمعہ)

بعض طلباء پریکٹیکل میں مصروف ہوتے ہیں یا یہ کہ ان کو چھٹی ایسے وقت میں ملتی ہے کہ وہ جمعہ کی نماز کو ادا کر کے وقت پر واپس نہیں آ سکتے ان کے لئے ڈی اے وی کالج کے کمرہ مسجد میں جمعہ کی نماز کا انتظام کیا گیا ہے۔ اس کے لئے مکرم امیر صاحب مقامی سے اجازت لے لی گئی ہے۔ وقت ۱ بجے سے ۲ بجے تک ہوگا۔ وقت کی پابندی ضروری ہے۔ چونکہ یہ انتظام خاص ضرورت کے ماتحت کیا گیا ہے اس لئے دوسرے احباب اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہ کریں۔ اصل جمعہ بڑی مسجد والا ہی ہوتا ہے۔ البتہ بعض مجبور دفتری فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ڈاکٹر مرزا طاہر احمد پریذیڈنٹ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لاہور

ہماری تبلیغی جدوجہد۔ رپورٹ بابت ماہ دسمبر ۱۹۴۸ء

عرصہ زیر رپورٹ میں پاکستان و ہندوستان میں ۱۹۱ افراد احمدیت میں داخل ہوئے۔ ان نومبائعین میں سے مبلغین سلسلہ احمدیہ کے ذریعہ ۹۰ اور احباب جماعتہائے احمدیہ کی تبلیغ کے ذریعہ ۷۷ اور باقی ۲۴ افراد خود اپنی تحقیق کی بناء پر احمدی ہوئے۔ مبلغین اور احباب جماعتہائے احمدیہ جن کے ذریعہ بیعتیں ہوئیں کے نام درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء (انچارج دفتر بیعت)

نام تبلیغ کنندہ	بیعت تعداد	نام تبلیغ کنندہ	بیعت تعداد
مولوی چراغ دین صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ	۶	مولوی سمیع اللہ صاحب مبلغ تاراکورہ صوبہ بہار	۱۲
سید احمد علی صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ بندر روڈ کراچی	۴	مولوی عبد الحق صاحب اپیل نویس ایبٹ آباد ضلع ہزارہ	۱
شیخ عبد القادر صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ سیالکوٹ	۱	محمد ابراہیم صاحب گھوٹا سوپ فیکٹری جوہڑکانہ ضلع شیخوپورہ	۱
مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ " "	۲۰	حکیم نور محمد صاحب جڑی بوٹی والے گوجرانوالہ	۱
مولوی عبد الرحیم صاحب عارف مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ	۱	محمد حسین صاحب ڈسکہ کلاں ضلع سیالکوٹ	۱
مولوی عبد الواحد صاحب مبلغ کبیر والہ ضلع ملتان	۱	میراں بخش صاحب ٹھیکیدار سیالکوٹ	
حافظ ابوذر صاحب مبلغ روڈہ ضلع سرگودھا	۱۶	حکیم عبد الرشید صاحب انبالوی سید مٹھا بازار لاہور	۱
مولوی عبد الکریم صاحب مبلغ علی پور	۱	منشی رمضان علی صاحب کارکن دفتر ناظر اعلےٰ	۷
مولوی غلام رسول صاحب مبلغ ہڑیارہ ضلع لاہور	۴	میر غلام محمد صاحب سابق قائمقام امیر جماعت احمدیہ کشمیر	۲
مولوی محمد محسن خان صاحب مبلغ کرڈ ایلی	۱	بابو قاسم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ	۱
مولوی میر ولی صاحب ہزاروی مبلغ	۲	چوہدری عزیز اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ	۲
مولوی محمد عالم صاحب مبلغ کڑیانوالہ ضلع گجرات	۲	محمد ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ اسماعیلیہ ضلع گجرات	۱
مولوی منشی خان صاحب مبلغ کنجروڑ ضلع سیالکوٹ	۱۳	جناب محمد ملک صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ نوکوٹ - سندھ	۳
مولوی عبد الرحمن صاحب دانش مبلغ ضلع سیالکوٹ	۱	لیڈی ہیلتھ مبارک پورہ سنٹر سیالکوٹ	۳
چوہدری نذیر احمد صاحب مبلغ چک ۶/۱۱ ل ضلع منٹگمری	۴	قیس مینائی صاحب - کراچی	۴
مولوی محمد امین صاحب مبلغ دنیاپور ضلع ملتان	۴	میاں بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ	۱
مولوی غلام قادر صاحب مبلغ کنڈیوالی ضلع رحیم یار خان	۱	عبد الحق صاحب ورک سیکرٹری تبلیغ کراچی	۲
مرزا محمد حسین صاحب مبلغ ضلع جہلم - محمود آباد	۱	چوہدری محمد الدین صاحب اوورسیر مغلپورہ	۲
سید محمد موسیٰ صاحب مبلغ باڑہ سندھ	۳	اہلیہ چوہدری مظفر علی صاحب چوبرجی لاہور	۱
مولوی رشید احمد صاحب ملاباری	۱		
عبد السلام صاحب سیکرٹری مال ڈگری گھمناں ضلع سیالکوٹ	۱۴		
محمد جان شفیع صاحب ڈگری گھمناں	۱		
محمد بوٹا صاحب چک ۲۰۶/۹R ریاست بہاولپور	۲		
طالب علی صاحب خادم مسجد احمدیہ سیالکوٹ	۵		
فیض عالم خان صاحب - کراچی	۱		
ماسٹر شمس الدین صاحب - بنگال	۱		
چوہدری شاہ محمد صاحب چک ۳۳ نمبردار	۱		
حکیم اللہ صاحب سید لور مالابار	۱		
غلام نبی صاحب امیر جماعت احمدیہ چک ۱۲۱ گ ب ضلع لائل پور	۱		
مولوی فضل محمد خان صاحب سپرنٹنڈنٹ منسٹری آف فائنانس وکٹوریہ دار لیبیڈی	۱		

دعائے مغفرت

میری اہلیہ دو ماہ بیمار رہ کر ۲۷ دسمبر ۱۹۴۸ء کی شام انتقال کر گئیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ سب احباب سے درخواست ہے کہ وہ مرحومہ کی مغفرت کیلئے دعا فرمائیں۔ خیر الدین ریٹائرڈ ڈی۔ ای۔ ایس سپرنٹنڈنٹ پورن نگر سیالکوٹ

بڑی طاقتوں نے چین میں مصالحت کرانے سے انکار کر دیا

نانکنگ خالی ہونا شروع ہو گیا

نانکنگ ۱۸ جنوری:۔ چین کی حکومت امن کی شرائط کے متعلق بالکل خاموش ہے۔ لیکن افسران اس سلسلے میں غور کرنے میں مصروف ہیں۔ کل رات جنرل چیانگ کائی شک نے شرائط پر غور کرنے کے لئے افسران کو طلب کیا تھا۔ لیکن ابھی تک ان شرائط کو منظور کرنے یا مسترد کرنے کے متعلق کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکا۔

سیاسی حلقوں نے اشتراکی حملے کے شرائط کے متعلق تبصرہ کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ لیکن ایک معتبر ذریعہ نے اسٹار کے نامہ نگار خصوصی کو بتایا کہ امریکہ اور برطانیہ نے حکومت چین کی مصالحت کرانے کی درخواست کو مسترد کر دیا ہے۔ یہ یقین بھی کیا جاتا ہے کہ روس اور فرانس بھی اس قسم کی درخواست کو مسترد کر دیں گے۔ شنگھائی سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ نانکنگ کی طرف پیشقدمی شروع ہو گئی ہے۔ اور دشمن کمیونسٹوں نے دریائے ہوائی پر دو اہم شہروں پر قبضہ کر لیا ہے۔ ان شہروں میں پینگو کا شہر بھی شامل ہے۔ یہ شہر دارالخلافے سے سو میل شمال مغرب کی طرف واقع ہے۔ قوم پرست فوجیں دریائے ینگسی کی طرف واپس لوٹ رہی ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ اشتراکی فوجوں کا مقابلہ کرنے کے لئے قوم پرستوں کے پاس صرف ۷۰ ہزار فوج باقی رہ گئی ہے۔ اس کے مقابلہ میں اشتراکی فوجوں کی تعداد اس سے تین گنے سے زیادہ ہے۔ چینی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ نانکنگ اور شنگھائی کے درمیان والی سڑک کی حفاظت کے لئے ۳ قوم پرست ڈویژن تعینات ہیں

حکومت چین کے دفاتر بہت سرعت کے ساتھ نانکنگ کو خالی کر رہے ہیں۔ نانکنگ کے علاوہ کانتون کو بھی خالی کیا جا رہا ہے۔ نانکنگ کی ایک اطلاع میں کہا گیا ہے۔ کہ فارموسا کو فوری طور پر بنیاد اور الحکومت منتخب کر لیا گیا ہے۔ چین کے باشندوں کا خیال ہے۔ کہ اشتراکی بہت جلد نانکنگ پر قبضہ کر لیں گے۔ اور اس حالت میں جنرل چیانگ فارموسا چلے جائیں گے۔ اور پھر امن کے مذاکرات شروع ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

عرب مہاجرین کے لئے نیا فنڈ

لندن ۱۷ جنوری:۔ ایک ہفتے کے اندر عرب مہاجرین کی امداد کے لئے لندن میں ایک نیا فنڈ قائم کر دیا جائیگا اس فنڈ کے سرپرستوں میں مسلم معززین کے علاوہ کیتھولک چرچ کا اعلیٰ ترین پادری بھی شامل ہوگا۔ (اسٹار)

ملایا کی اقتصادی ترقی کی اسکیمیں

سنگاپور ۱۸ جنوری:۔ ملایا کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے دس اہم اسکیمیں زیر غور ہیں۔ ان میں عوام کے مفاد کی زراعت دکانوں اور مکانوں کی اسکیمیں شامل ہیں۔

نوآبادیات کی ترقی کی کارپوریشن مسٹر لیبید المیٹڈ کے چیئرمین مختصر سے دورے پر ملایا آئے ہوئے ہیں انہوں نے ہائی کمشنر سر ہری گرنی اور دیگر حکومت کے افسران سے مذاکرات کئے۔

کارپوریشن کے کام کی وضاحت کرتے ہوئے چیئرمین نے کہا ہمارا ایک کام یہ ہے۔ کہ ہم سبھی تجارت کرنے والوں کے ساتھ مل جل کر کام کریں۔ انہوں نے مزید کہا۔ اس علاقے کی طرف بہت سے لوگ متوجہ ہوئے ہیں اور لوگ۔ اس ملک میں روپیہ لگانے اور کوشش کرنے کے لئے تیار ہیں ملایا کے مشرقی ساحل پر بہت زیادہ ترقی کے امکانات ہیں۔ ملک میں نئی صنعتیں اس قدر وسیع پیمانے پر قائم کی جائیں گی۔ کہ حکومت ریلوں اور سڑکوں کا جال بچھانے پر آمادہ ہو جائیگی۔ اسلامی حکومت اور کارپوریشن ملایا کے اقتصادی وسائل کو ترقی دینے میں ایک دوسرے کی امداد کریگی (انسٹار)

ایٹمی طاقت سے چلنے والے جنگی جہاز

نیویارک ۱۷ جنوری:۔ امریکہ کے نیوی کے ماہرین کے دماغ میں ایٹمی طاقت سے چلنے والے جنگی جہازوں کی تعمیر کی اسکیم کام کر رہی ہے۔ حالیہ اطلاعات سے معلوم ہوا ہے۔ کہ اس قسم کے جہاز بنائے جا سکتے ہیں اگر یہ جہاز بن گئے۔ تو ان کی رفتار اس قدر زیادہ ہوگی کہ اس کا خیال بھی نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ ان میں دوبارہ ایندھن بھرنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ اس لئے وہ بہت لمبے فاصلے بغیر ٹھہرے طے کر سکیں گے۔ (اسٹار)

پیرس میں عراق کے نئے ناظم الامور

لندن ۱۸ جنوری:۔ پیرس میں عراق کے ناظم الامور السید سیف اللہ کو بغداد میں دفتر خارجہ کے ایک اعلیٰ عہدے پر ترقی دے کر تبدیل کر دیا گیا ہے۔ اس کی جگہ لندن کے عراقی سفارت خانے کے سیکنڈ سیکرٹری السید عبد المنعم گیلانی کو پیرس میں عراقی ناظم الامور مقرر کر دیا گیا ہے۔ السید الجیلانی اس ماہ کے آخر تک پیرس روانہ ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

ہوائی ڈاک کے نئے ٹکٹ

کراچی ۱۸ جنوری:۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے ۳ آنے کے نئے ہوائی ڈاک کے ٹکٹ جاری کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

ٹکٹوں کا رنگ ہلکا سبز ہوگا۔ اور ان پر کراچی کے ہوائی مستقر کی تصویر ہوگی۔ برطانیہ کی ایک مشہور فرم ٹکٹوں کو چھاپ رہی ہے۔ یہ ٹکٹ مئی کے ماہ سے جاری ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

پیرس میں شرق اردن کے سفارت خانے کا قیام

لندن ۱۸ جنوری:۔ حال ہی میں عمر پاشا ڈاکی کو فرانس میں شرق اردن کا سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ انہوں نے اب پیرس کے ایک ہوٹل میں لیگیشن کا دفتر قائم کر لیا ہے۔ ہوٹل میں اس وقت تک دفتر قائم رہے گا۔ جب تک کے لئے کوئی موزوں عمارت نہیں مل جاتی۔ (اسٹار)

ہندوستان میں مصری سفیر

قاہرہ ۱۸ جنوری۔ حال ہی میں اسمٰعیل کامل بے کو ہندوستان میں مصری سفیر مقرر کیا گیا ہے۔ آپ ہفتے کے روز ہندوستان کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ نئی دہلی میں انڈونیشیا کی کانفرنس میں مصر کی نمائندگی کے فرائض بھی سر انجام دیں گے۔ (اسٹار)

برما کا پندرہ لاکھ ٹن چاول

رنگون ۱۸ جنوری۔ ایک سرکاری ذریعے سے معلوم ہوا ہے کہ اس سال امید کی جاتی ہے کہ برما کی چاول کی پیداوار میں سے ۱۵ لاکھ ٹن چاول دساور روانہ کیا جا سکے گا۔ اس چاول کی قیمت ۳۰ کروڑ روپے ہوگی (اسٹار)

امریکہ کی ڈنمارک اور سویڈن کو دھمکی

واشنگٹن ۱۸ جنوری۔ یہاں سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ ڈنمارک ناروے اور سویڈن کو مطلع کر دیا گیا ہے کہ جب تک وہ مجوزہ اوقیانوس کے دفاعی معاہدہ میں شریک نہ ہوں گے۔ انہیں امریکہ کی فوجی امداد نہیں ملے گی۔ (اسٹار)

حاجیوں کے جہاز کی آمد

کراچی ۱۸ جنوری معلوم ہوا ہے کہ ایس۔ ایس اکبر نامی جہاز جمعرات کے دن جدہ سے یہاں پہنچنے والا ہے اس میں ۸۱۵ حاجی سوار ہوں گے۔

اشتراکیوں کا "ہفتۂ امن"

اسٹاک ہالم۔ ۱۸ جنوری اشتراکیوں نے نام نہاد "ہفتہ امن" شروع کر دیا ہے۔ تاکہ مارشل پلان اور شمالی بحر اوقیانوس کے معاہدے کے خلاف لوگوں کو مائل کیا جائے اور اسکینڈے نیویا کے دفاعی میثاق کو دھکہ لگایا جائے۔ اس معاہدہ کا اعلان ۲۸ جنوری کو ہونے والا ہے۔

ڈنمارک اور ناروے کے اشتراکی لیڈران جلسہ عام میں تقریر کریں گے۔ فن لینڈ اور سویڈن کے اشتراکی لیڈر ماسکو گئے ہوئے ہیں۔ مقررین یہ کہیں گے کہ مارشل پلان اور دفاعی معاہدے بہت خطرناک ہیں۔

اشتراکیوں کو یہ امید ہے کہ وہ سکینڈے نیویا کے لوگوں کے رحجانات کو بحر اوقیانوس کے معاہدے میں شامل ہونے کے لئے مضبوط کر دیں گے۔ اشتراکیوں کا خیال ہے کہ سکینڈے نیویا کی یگانگت کی نسبت بحر اوقیانوس کا میثاق کم خطرناک ہے۔ (اسٹار)

دیناپور کے ریلوے ملازمین ہڑتال کے حق میں!!

پٹنہ ۱۸ جنوری۔ دیناپور کے ایسٹ انڈین ریلوے کے ملازمین نے بہت زیادہ کثرت رائے سے ۴

سے ہڑتال کی حمایت کی۔ ہڑتال کے خلاف صرف ۷۰۰ ووٹ آئے اور ہڑتال کے حق میں ۲۲۵۱ ووٹ آئے۔ ہڑتال کے متعلق

اظہار رائے کا کام ایک ہفتے میں ختم ہوا یہ رائے آل انڈیا ریلوے ملازمین کی فیڈریشن کے ناگپور والے ریزولیوشن کے تحت معلوم کی گئی ہے (اسٹار)

جاوا میں جمہوری چھاپہ مار دستوں کی شاندار کامیابیاں

انڈونیشی لیڈروں کے متعلق اہم انکشافات

لنڈن ۱۸ جنوری۔ لنڈن میں موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ جاوا کی جنگ میں جمہوریہ کے چھاپہ مار دستوں کو بہت کامیابی ہو رہی ہے اور ولندیزیوں کا سخت مقابلہ کیا جا رہا ہے۔

جو چھاپہ مار دستے مشرقی جاوا میں سرگرمیاں دکھا رہے ہیں۔ انہوں نے سلسلہ مواصلات کو منقطع کر دیا ہے اچانک حملے اس قدر مہارت سے کئے جا رہے ہیں کہ ولندیزیوں کو مسلح قافلوں کے سوا سفر کرنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ قافلوں کی روانگی سے قبل اسکاؤٹ بھی روانہ کئے جاتے ہیں۔

ولندیزی فوجیں شب خون سے بھی بہت ڈرتی ہیں۔ چھاپہ مار دستے ولندیزیوں کے مقبوضہ دوسرے علاقوں میں بھی گھس گئے ہیں۔ وہاں وہ پلوں کو اڑا رہے ہیں۔ اور طوفانی حملوں اور اچانک چھاپوں سے ولندیزیوں کو سخت جانی و مالی نقصان پہنچا رہے ہیں۔ ساحل سماٹرا کے قریب جزیرہ بنکہ میں جمہوری لیڈروں کو جن حالات میں رکھا گیا ہے ان کے انکشاف کی وجہ سے تباوبہ کبھر میں ولندیزیوں کے وقار کو بہت بڑا دھکا پہنچا ہے۔

اگرچہ ولندیزی حکام نے بیان کیا تھا کہ جزیرہ بنکہ میں لیڈروں کو پوری آزادی حاصل ہے۔ لیکن مجلس خیر سگال نے یہ دیکھا کہ انہیں صرف چھوٹے چھوٹے کمروں میں رکھا گیا ہے۔ اور صرف ورزش کرنے کے لئے انہیں عمارت کی چھت پر جانے کی اجازت حاصل ہے۔ کمروں کی کھڑکیوں پر تار لگا دئیے گئے ہیں۔ اور عمارت کے اندر اور باہر محافظ مقرر ہیں۔

تمام لیڈروں سے کہا گیا کہ اگر وہ اس معاہدہ پر دستخط کر دیں کہ وہ کسی سیاسی سرگرمی میں حصہ نہیں لیں گے تو انہیں جزیرہ میں آزادی مل جائے گی۔ ان کی بیویاں اور خاندان ان کے پاس جا سکیں گے۔ لیکن تمام لیڈروں نے اس پیشکش کو مسترد کر دیا۔ (اسٹار)

شام اور ترکی کی سرحد پر گڑبڑ

دمشق ۱۸ جنوری۔ اطلاع ملی ہے کہ چند ایک ترکوں نے عزازیہ کے شمال میں سرحد پر ایک شامی دیہات پر حملہ کیا۔ اور چند ایک مویشی چرا کر لے گئے۔ (اسٹار)

جنوبی افریقہ میں مقامی باشندوں کی وسیع بغاوت کا خطرہ

ڈربن ۱۸ جنوری۔ ڈربن میں ہندوستانی باشندوں کے کشت و خون اور قتل و غارت کے بعد آج خوفزدہ جنوبی افریقہ میں یہ سوال کیا جا رہا تھا کہ کیا یہ مقامی باشندوں کی ملک گیر بغاوت کا پیش خیمہ ہے۔

صورت حال کی نزاکت کی ایک علامت اسلحہ کی خریداری کے لئے دوڑ دھوپ ہے۔ اسلحہ کے تاجروں کا بیان ہے کہ بڑی بڑی بندوقوں سے لے کر معمولی پستولوں تک ہر قسم کے ہتھیاروں کی مانگ بڑھ رہی ہے جنوبی افریقہ کے بہت سے سفید فام باشندوں نے یہ مطالبہ کرنا شروع کر دیا ہے کہ ایسے اقدام کئے جائیں جن سے آئندہ گڑبڑ نہ پھیلے۔ ساتھ ہی ساتھ فیلڈ مارشل سمٹس کا یہ انتباہ کہ ڈربن کے فسادات قوم پرستوں کی نسلی پالیسی کا پہلا پھل ہیں کافی اثر انداز ہوا ہے۔ اور لبرل مفکرین مقامی باشندوں کو تعلیم دینے اور ان کا اقتصادی معیار بلند کرنے کے لئے ایک تعمیری پروگرام کا مطالبہ کر رہے ہیں

اس تجویز پر تبصرہ کرتے ہوئے اخبار "ڈربن ڈیلی نیوز" نے تحریر کیا ہے کہ "جب لوگوں کو رہائش کے لئے اچھے مکان میسر نہ ہوں گے۔ انہیں گھنی آبادی کے علاقوں میں رہنا پڑے گا۔ نقل و حرکت کی آسانیاں میسر نہ ہوں گی وہ تفریحی آسانیوں سے محروم ہونگے سیاسی طور پر انہیں گمراہ کیا جائیگا۔ اور اقتصادی طور پر ان سے منفعت اندوزی کی جائے گی۔ تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دہشت پسندانہ ہنگاموں کے لئے میدان بالکل تیار ہے"

اس دوران میں ڈربن کے سینکڑوں ہندوستانی باشندوں کی حالت قابل رحم ہے۔ اور جن لوگوں کے مکان تباہی سے بچ گئے ہیں وہ واپس جاتے ہوئے ڈرتے ہیں۔ پولیس نے بہت سے باشندوں کو خفیہ مقامات پر چھپا رکھا ہے۔ خیال ہے کہ تحقیقات سے فسادات کی ابتدا کے متعلق اس سے زیادہ معلومات حاصل ہو سکیں گی۔ جتنی اب تک ہو سکی ہیں۔ (اسٹار)

رومانیہ میں مارشل لاء کا نفاذ

بخارسٹ ۱۸ جنوری۔ ایک نئے قانون کی منظوری کی وجہ سے رومانیہ میں مارشل لاء کا نفاذ ہو گیا ہے۔ اس قانون کے تحت سول اور فوجی حلقہ اختیار سے تمام جرائم نکال لئے گئے ہیں۔ گڑبڑ پھیلانے غداری کرنے اور دہشت زدگی اور خوف و ہراس پھیلانے والوں کے لئے موت کی سزا مقرر کر دی گئی ہے۔ (اسٹار)

آسٹریلیا سے دودھ منگوانے کی آزادی

نئی دہلی ۱۸ جنوری۔ آسٹریلیا سے مختلف صورتوں میں جو دودھ ہندوستان بھیجا جاتا تھا۔ حکومت آسٹریلیا نے اسے تمام پابندیوں سے مستثنٰی کر دیا ہے۔ ہندوستانی تاجر اب براہ راست آسٹریلیا کے تاجروں سے خشک دودھ اور دودھ سے بنی ہوئی بچوں کی خوراک ہندوستان منگوا سکتے ہیں۔ تاجروں کے بارے میں تفصیلات معلوم کرنے کے لئے حکومت آسٹریلیا سے حسب ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔ "آسٹریلین ڈیپارٹمنٹ آف کامرس اینڈ ایگریکلچر ۳۰۱ فلینڈرز لین میلبورن آسٹریلیا (اپ۔ پ)

مقناطیسی دانت

لنڈن ۱۸ جنوری۔ لنڈن کے مریض دندان سازی کے بڑے کارخانوں میں مصنوعی دانت لگوا رہے ہیں۔ جو اپنی جگہ مقناطیس کی وجہ سے قائم رہتے ہیں۔ (اسٹار)

برمی باغیوں کی لوٹ مار

رنگون ۱۸؍ جنوری۔ ایک سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ ۱۶؍ جنوری کو سرکاری فوجوں نے ضلع مومین میں بلا مقابلہ چانگزاں پر قبضہ کر لیا۔ باغیوں نے قبضہ کو چھوڑنے سے قبل چانگزاں اور قریبی قصبہ میں لوٹ مار مچائی۔ لیکن خزانہ بالکل محفوظ پایا گیا۔

ڈوماگاؤں کے نزدیک حکومت کی ایک فوج پر حملہ کیا گیا لیکن نصف گھنٹہ کی جنگ کے بعد باغی پسپا ہو گئے۔ سرکاری فوجوں نے ضلع پیاپن میں باغیوں کے مقبوضہ بہت سے قصبوں پر حملہ کیا اور دشمنوں کے اڈوں اور پناہ گاہوں پر گولیاں برسا کر انہیں تباہ کر دیا۔ اس ضلع میں دریا کے کنارے باغیوں کے اخراج کی سرگرمیاں جاری ہیں ضلع مومین سے سرخ جھنڈے والے کمیونسٹوں اور سرخ جھنڈے والے کرین باغیوں کے درمیان پھوٹ پڑ جانے کی ایک اطلاع موصول ہوئی ہے وہاں کرین باشندوں نے ایک برمی باشندہ سکھاول کے محل پر قبضہ کر لیا۔ اور وہی اس وقت اسے چلا رہے ہیں۔

ضلع باسیئن میں دھان کی فروخت پر کمیونسٹوں کا کنٹرول ہے۔ وہ اب کسانوں کو اس کی فروخت کی اجازت دے رہے ہیں۔ ضلع کیوکپیو میں حکومت کی فوجوں نے باغیوں کے ایک تازہ حملہ کو پسپا کر دیا کمک پہنچ گئی اور چوکیوں کو پھر سے قائم کر رہے ہیں (اسٹار)

۴ ہزار میل طویل جنگلات

میلبورن ۱۸؍ جنوری:۔ کوئنس لینڈ کے ایک جنوبی حصہ کے گرد ۴ ہزار میل طویل تار کے جنگلے لگائے جائیں گے۔ تاکہ جنگلی کتے داخل نہ ہونے پائیں۔ گزشتہ سال صرف ان کتوں کی وجہ سے ایک کروڑ ۳۰ لاکھ روپیہ قیمت کی ۵۰ ہزار بھیڑیں ہلاک ہو گئی تھیں۔ اس جنگلہ کی تیاری پر ۷۵ لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ توقع ہے کہ اسے لگانے میں ۸ سال لگیں گے۔ اس کی وجہ سے ہزاروں ایکڑ زمین بھیڑوں کی پرورش کے لئے کھل جائے گی۔ (اسٹار)

شام کی ترقی کی اسکیم!

دمشق ۱۸؍ جنوری:۔ دمشق کی اقتصادی کانفرنس نے انعقاد کرتے ہوئے شام کے قومی اقتصادیات کے زیر لئے اس بات پر زور دیا ہے کہ شام کی ترقی کے لئے طویل عرصہ کی ایک اسکیم تیار ہونا چاہئے۔ جس پر کابینہ کی تبدیلیوں کا کوئی اثر نہ پڑے۔ اس کانفرنس میں سرکاری افسر اور زراعتی اور ترقی ماہروں نے شرکت کی۔ جس پروگرام کو کانفرنس نے منظور کر دیا ہے۔ اس کی تفصیلات طے کرنے کے لئے کمیٹیاں مقرر کر دی گئی ہیں۔ (اسٹار)

تخلیہ کنندگان کی املاک کے تبادلے کی اجازت دی جائے

مہاجر کونسلرز کا حکومت سے مطالبہ

لاہور ۱۸؍ جنوری۔ اگلے دن مرکزی مسلم لیگ کے دفتر میں مہاجر کونسلرز کا ایک اجلاس خاص منعقد ہوا جس میں صوفی عبدالحمید ایم۔ ایل۔ اے وخازن مرکزی مسلم لیگ (مغربی پنجاب) کی تائید سے مسٹر خورشید احمد نے تخلیہ کنندگان کی املاک کے تبادلے وفروخت کے متعلق ایک قرارداد پیش کی۔

قرارداد پر ایک عرصے کی بحث وتمحیص کے بعد۔ مہاجر کونسلرز کے اس اجلاس خاص نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا کہ تخلیہ کنندگان کے سامان کو پناہ گزین املاک قرار دیا جائے۔ قرارداد میں اس امر کی وضاحت کی گئی کہ مشرقی پنجاب اور دوسرے علاقوں میں صرف پناہ گزینوں ہی کا نقصان ہوا ہے قرارداد میں اس مسئلے کو نہایت ہی پیچیدہ اور کلیدی مسئلہ قرار دیتے ہوئے حکومت سے کہا گیا کہ تخلیہ کنندگان کی املاک پناہ گزینوں کے ہاتھ فروخت ہونے کی اجازت دی جائے۔ اور دونوں جانب اس کاروبار میں سہولتیں بہم پہنچانے کی غرض سے ایک سرکاری کارپوریشن قائم کی جائے۔ تاکہ جھوٹی سچی خبروں سے پناہ گزینوں کو دھوکا نہ دیا جا سکے (نامہ نگار خصوصی)

ملایا میں دہشت پسندوں کے خلاف نئے اقدام

سنگاپور ۱۸؍ جنوری۔ ملایا میں اشتراکی دہشت پسندوں کے خلاف جنگ ایک نئے دور میں داخل ہو گئی ہے۔ حکومت کے فوجی لیڈروں کا کہنا ہے کہ ان کی فوجوں کو اب پوری طرح سے جنگل کی لڑائی کی تربیت دی جا چکی ہے اور اب وہ ملایا کے جنگلوں میں اشتراکیوں اور دہشت پسندوں کے مسکنوں میں جنگ کر سکتی ہیں۔ ملایا کے پولیس اور فوجی افسران اور سیام کے فوجی اور پولیس افسران کے درمیان مذاکرات ہوئے ہیں۔ ان مذاکرات سے ملایا اور سیام کی سرحدوں پر مکمل طور پر پولیس کی نگرانی کر دی گئی ہے۔ تاکہ دہشت پسندوں کی راہ فرار مسدود کر دی جائے۔

ہنگامی قوانین میں ایک ترمیم کے ذریعے حکومت کو یہ اختیار مل گیا ہے کہ ان علاقوں کے باشندوں کو اجتماعی طور پر یا تو اپنے ملک واپس روانہ کر سکتی ہے یا ان کو گرفتار کر سکتی ہے۔ جو دہشت پسندوں کی امداد کرتے ہیں۔ واپس اپنے وطن روانہ کرنے کے حکم کا فیڈرل حکومت کے باشندوں پر ...

ایشیائی کانفرنس میں عرب لیگ کا کوئی نمائندہ شرکت نہیں کریگا

قاہرہ ۱۸؍ جنوری:۔ اخبار "المصری" رقمطراز ہے۔ کہ غیر متوقع اسباب کی بنا پر عرب لیگ کا کوئی نمائندہ نئی دہلی میں منعقد ہونے والی ایشیائی کانفرنس میں شرکت نہیں کرے گا۔ کیونکہ یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ کانفرنس میں عرب حکومتوں کی نمائندگی ہی کافی ہے۔ (اسٹار)

ترکی صحیفہ نگار مصر جائے گی

دمشق ۱۸؍ جنوری:۔ ترکی کی ایک بہت مشہور صحیفہ نگار دنو رصہ کریمگلو آج کل عرب ممالک کا دورہ کر رہی ہیں۔ تاکہ وہاں کے سوشل اور سیاسی حالات کا جائزہ لیں۔ آپ دمشق سے بیروت روانہ ہو گئی ہیں بعد ازاں وہ مصر جائیں گی۔ (اسٹار)

تپدق کانفرنس میں ایک ہزار نمائندوں کی شرکت

لندن ۱۸؍ جنوری:۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ دولت مشترکہ اور برطانوی سلطنت کی تپ دق کی کانفرنس میں ۵۰ ممالک کے ایک ہزار سے زائد نمائندے شریک ہوں گے۔ یہ کانفرنس لندن میں جولائی کے مہینے میں منعقد ہو گی۔ (اسٹار)

اجلاس جناب شیخ عبداللطیف صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات باختیارات کلکٹر

محمد اور رحمان پسران حیات قوم جٹ وڑائچ سکنہ کیلو ال تحصیل گجرات

بنام

آتماں سنگھ دسوندا سنگھ پسران بہادر سنگھ بھاٹیہ سکنہ کھاگووالی نانک سنگھ۔ سجان سنگھ۔ مہتاب سنگھ۔ بلونت سنگھ جھنڈ سنگھ پسران سنت سنگھ قوم اروڑہ سکنہ چوبالہ تحصیل گجرات۔

واگذاری اراضی مرہونہ زیر دفعہ ۴ ایکٹ نمبر ۴ سال ۱۹۳۸ء

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہم سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلے گئے ہوئے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی عذر ہے۔ تو مورخہ ۲۲/۲/۴۹ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۱۰/۱/۴۹

دستخط حاکم

مہر عدالت

* اور برطانوی رعایا پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔

ایک بیان میں کہا گیا ہے بعض لوگوں نے دہشت پسندوں کے جاسوسوں اور ان کے نگرانوں کے کام سرانجام دئے ہیں۔ اور انکو سپلائی مہیا کی ہے۔ اور بعض لوگوں نے ان کی عملی امداد کی ہے۔ اس وقت تک دہشت پسندوں کی سرگرمی کے باعث ۹۰۰ اشخاص مارے گئے ۳۲۰ اشخاص جن میں زیادہ تر چینی باشندے ہیں کو قتل کر دیا گیا ہے ان میں ہندوستانی کسان بھی شامل ہیں۔ اور ۲۰۰ اشخاص زخمی ہوئے ہیں۔ حفاظتی فوجوں کے ۱۵۰ اشخاص مارے گئے اور ۲۰۰ زخمی ہوئے۔ اشتراکیوں کے ۴۲۰ اشخاص مارے گئے اور ۲۷۰ گرفتار کر لئے گئے (اسٹار)

پاکستان کو صحیح معنوں میں خوشحال بنانے کیلئے

دیانتداری اور اخلاص کی ضرورت ہے (لیاقت علیخاں)

کراچی ۱۸؍ جنوری۔ آج آل پاکستان جناح یادگاری مباحثہ کا افتتاح کرتے ہوئے پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علیخاں نے پاکستان کے رائے عامہ کے بعض رہنماؤں کے طمع زر کی انتہائی زوردار الفاظ میں مذمت کی۔

اردو میں تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر ہم پاکستان کو صحیح معنوں میں عظیم اور خوشحال مملکت بنانا چاہتے ہیں تو ہمیں ایماندار اور پر خلوص ہونا چاہیئے۔

سیام میں ہندوستانی قونصل خانہ

نئی دہلی ۱۸؍ جنوری:۔ ایک پریس نوٹ میں کہا گیا ہے کہ جنوبی سیام میں سونگ کھلا کے مقام پر ۵ جنوری سے ہندوستانی قونصل خانہ قائم کر دیا گیا ہے۔ مسٹر ایس۔ آر۔ آئر کو قونصل مقرر کیا گیا ہے (اسٹار)